تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ
(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

خُوب و ناخُوب

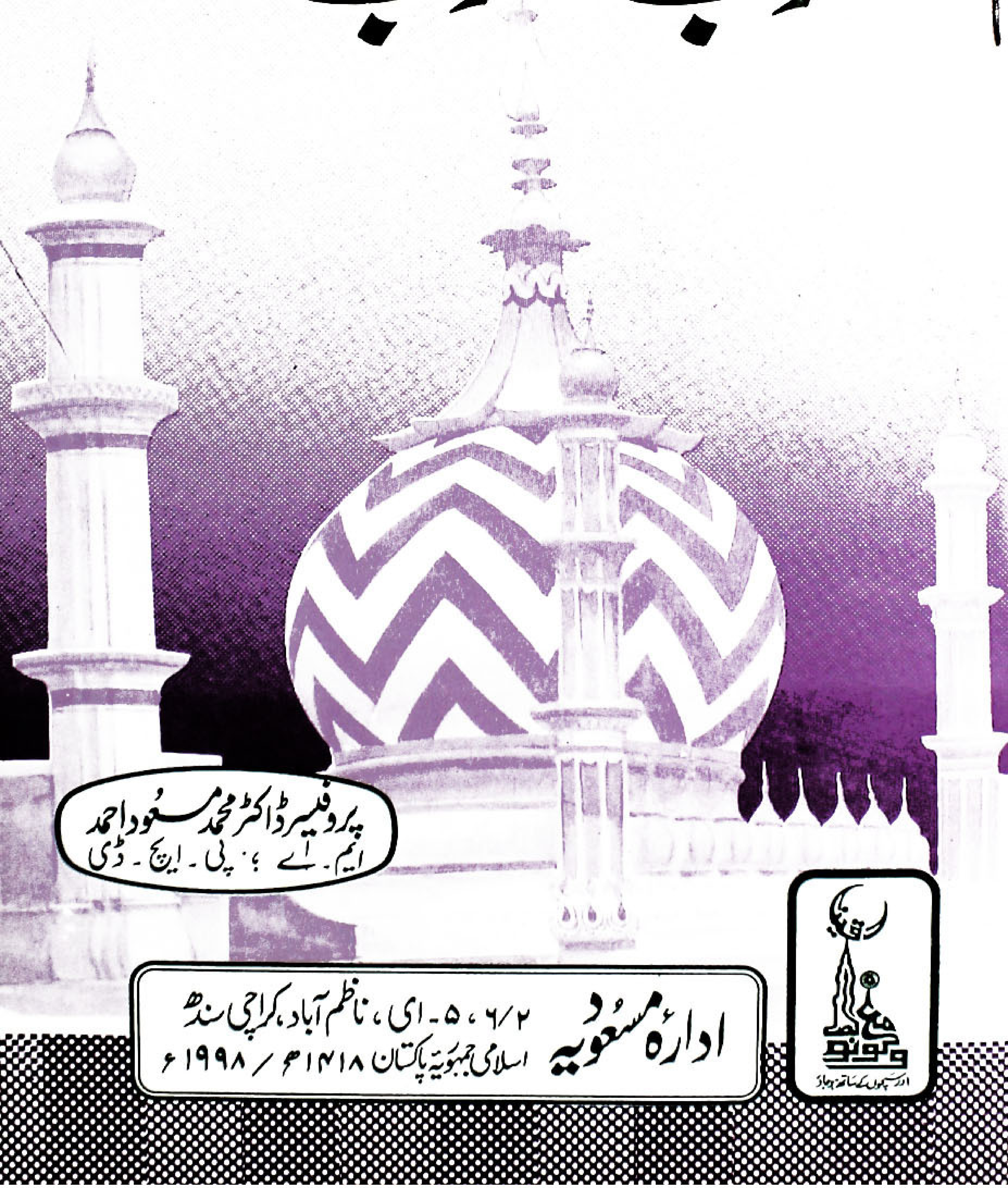

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶ ، ۵۔ ای ، ناظم آباد، کراچی سندھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

Marfat.com

تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر

(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

خوب و ناخوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

دنیا اچھی بری چیزوں سے بھری پڑی ہے۔ زندگی بہت مختصر ہے۔ انتظار نہیں کر سکتی۔ آن کی آن میں اچھی چیزوں کی اچھائی اور بری چیزوں کی برائی کا اندازہ لگانا عقل کے بس کی بات نہیں۔ وہ بینائی سے محروم ہے اور تجربوں کی محتاج ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے مجبور بندوں پر کرم فرمایا۔ انبیاء علیہم اسلام کو بھیجا۔ آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وحی نے اس مشکل کو ہمیشہ کے لئے آسان کر دیا اور وہی آسان کر سکتی تھی۔ پھر قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے والے۔ پیغام پہنچاتے رہے۔ اچھی اور بری چیزوں کو بتاتے رہے اور اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انھیں رہنماوں میں مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کی شخصیت نہایت ممتاز ہے۔ عالم اسلام کے جلیل القدر محدث و فقیہہ اور مصلح و مفکر تھے۔ ایک عرصے تک ان کو نہیں سمجھا گیا اور ان کے بارے میں طرح طرح کی بے سروپا باتیں مشہور کی گئیں اور شکوک و شبہات پیدا کئے گئے۔ ان کی شخصیت کو مجروح اور سیرت کو داغدار کیا گیا لیکن ربع صدی سے عالمی سطح پر مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں مسلسل تحقیق نے حقائق کو روشن کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔

بدعت کے حوالے سے محدث بریلوی کے بارے میں بہت سے بے بنیاد باتیں عام کی گئیں اور یہ کام اہل علم نے کیا جو نہایت افسوسناک

Marfat.com

ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ محدث بریلوی کے بعض عقیدت مندوں کا عمل ان کے موقف کے سراسر خلاف ہے۔

مجدد

حقیقت یہ ہے کہ محدث بریلوی نے اپنے فتووں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رد بدعات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کی غالبا اسی لئے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:۔

بل اقول لوقیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لکان حقا و صدقا

لیس علی الله بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔
خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمو دے۔

اس مختصر مقالے میں ہم بدعت کے حوالے سے بعض امور کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف بیان کریں گے تاکہ اصل حقائق سامنے آجائیں اور اہل علم کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

الدنیا مزرعة الآخرة

Marfat.com

اسلام

محدث بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگروہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔

محدث بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟-----انھوں نے جواب دیا:۔

"بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں-----بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا"۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے"۔ [۲]

بدعتی

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق محدث بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے. پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہوجائے. بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے. عمر میں ہزار حج کرے. لاکھ پہاڑ سونے کے راہ

Marfat.com

خدا پر دے۔۔۔۔۔ لا و اللہ ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔[۳]

نوافل

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ محدث بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ لکھا ہے:۔

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے۔۔۔۔۔ اس کتاب مبارک میں۔۔۔۔۔ فرمایا:۔

فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين[۴]

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں۔

شریعت و طریقت

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں محدث بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چندا وامرو نواہی

Marfat.com

کا"۔ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:۔
"عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ "طریف۔ طریقہ۔ طریقت۔ راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت۔ بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک۔ جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا۔ [۵]

ضرورت مرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

"انجام کار رستگاری"----- (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو)----- یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں۔ اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔ [۶]

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:۔
"فلاح احسان کے لئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی۔ شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں۔ [۷]

استغاثہ و استعانت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استغاثہ و استعانت کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط

Marfat.com

طور پر جائز ہے۔ ایک استفتاء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:۔
"جائز ہے جب کہ انھیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انھیں باذن الہی و المدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کرلے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا. ایک حرف نہیں سن سکتا. پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔[۸]

سجدۂ تعظیمی

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدۂ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے:۔

الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ

(۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء)

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:۔
مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ. حضرت عزت عزجلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں. اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔[۹]

محدث بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔[۱۰] پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے.[۱۱] اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی

Marfat.com

حرمت کے دلائل پیش کیئے ہیں۔ [۱۲]

تصاویر

آجکل بعض بے علم مسلمان گھروں میں براق کی تصاویر لگاتے ہیں۔ یہ رواج پہلے بھی تھا. محدث بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔ [۱۳]

فاتحہ

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ ----- محدث بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل. اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:-

"باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلا اس میں شادی کے سے تکلف کرنا. عمدہ عمدہ فرش بچھانا. یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم. تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں. نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو"۔ [۱۴]

ایصال ثواب

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

Marfat.com

"بات یہ ہے کہ فاتحہ. ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیئے پر دس ہوجاتا ہے"۔[۱۵]

----- رہا کھانا دینے کا ثواب. وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شئے موجود نہ ہو. کیا بھیجی جائے-----؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے----- اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائیگا. ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔[۱۶]

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے یا نہیں. لکھتے ہیں:۔

"ہاں کر سکتا ہے. محتاجوں کو چھپا کر دے----- یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے. ایسا نہ کرنا چاہیئے"۔[۱۷]

بے پردگی

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا. نا محرموں کے سامنے آنا. میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا. رہنا سہنا. زیارت قبور کے لئے قبرستانوں میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا. عام ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال ک جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جاسکتی ہے یا نہیں؟" محدث بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا

Marfat.com

عنوان ہے:۔

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ء / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں محدث بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ پھر ہر ایک کے لئے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:۔

قابلہ ۔ غاسلہ ۔ نازلہ ۔ مریضہ ۔ مضطرہ ۔ حاجہ ۔ مجاہدہ ۔ مسافرہ ۔ کاسبہ ۔ شاہدہ ۔ طالبہ ۔ مطلوبہ۔ [18]

میت کے گھر مہمان داری

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد ۔ عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:۔

جلی الصوت لنهی الدعوت امام الموت [19]

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

زیارت قبور

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارت قبور کے لئے قبرستان جا سکتی ہیں یا نہیں؟"

تحریر فرمایا:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

لعن اللہ زوارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)۔

رواہ احمد و ابن ماجہ و الحاکم عن حسان بن ثابت والاوّلان و الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔[20]

اس موضوع پر محدث بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:-

جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور۔[21]

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:-

"غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟----- جس وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے----- سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں. وہاں حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے----- خود حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب

Marfat.com

ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔ [۲۲]

پیرو مرشد

فی زمانا عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آجاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے ہیں۔۔۔۔ اس سلسلے میں محدث بریلوی سے ایک استفتاء کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:۔

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے جل جلالہ. و صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم۔ بیشک پیر. مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوہ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟۔۔۔۔ وہ یقیناً ابو الروح ہوتا ہے۔۔۔۔ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیئے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا"۔ [۲۳]

چراغ جلانا

مزارات پر روشنی کرنے. چراغ. لوبان. بخور جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام رسوم و رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے. معقول فیصلے صادر کئے ہیں۔

قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبد الغنی نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا:۔

Marfat.com

○۔۔ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے"۔ [۲۴]

اس کے بعد محدث بریلوی لکھتے ہیں :۔

○۔۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے. یا قبور سر راہ ہیں. وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔۔۔۔ تو یہ امر جائز ہے۔ [۲۵]

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :۔

○۔۔ اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو. عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ قال اللہ تعالی ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو

Marfat.com

پہنچائے۔ [۲۶]

اگر اور لوبان جلانا

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا گیا:۔

عود. لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیئے اگرچہ کسی برتن میں ہو لمافیه التفاول القبیح بطلوع الدخان من علی القبر و العیاذ باللہ۔۔۔۔۔ اور قریب قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے. اسراف اور اضاعت مال۔ میت صالح اس غرفے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں. بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں. دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے۔ [۲۷]

چادر چڑھانا

قبر پر چادر چڑھانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا:۔

جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں۔ [۲۸]

محدث بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم درواج میں اسراف اور اضاعت مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضاعت مال ہے تو حرام ہے۔ اور یہ اصول

Marfat.com

صرف قبور کے لئے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشہ کے لئے ہے۔

آلات موسیقی

ہمارے معاشرے میں قوالی میں آلات موسیقی (مزامیر) کا عام رواج ہے۔ درگاہوں حتی کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب قوالیاں ہوتی ہیں. پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اعراس میں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔۔۔۔۔ آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:۔

"مزامیر جنھیں مٹانے کے لئے حضور پر نور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کمافی الحدیث مطلقاً حرام ہیں۔ [۲۹]

ایسی قوالی میں شرکت کے لئے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا:۔

ایسی قوالی حرام ہے. حاضرین سب گنہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر۔ [۳۰]

Marfat.com

اعراس مروجہ

اعراسِ مروّجہ میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا:۔

"عرس متعارف مذکور فی السوال کہ ہجوم زناں ۔ و تماشائے مرداں ۔ آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی ۔ نظارہ اجنبیہ و لہو و لعب و طوائفاں رقاصان و آلات مزا میر وغیرہ سے خالی ہو ۔ بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا۔۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب ۔ فاتحہ و قرآن خوانی ہے۔"[٣١]

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے محدث بریلوی نے جن کی نفی فرمائی ۔ ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو محدث بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

آتش بازی

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصا بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔۔۔۔ محدث بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:۔

"آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے ۔ بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضیع مال ہے ۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا ۔ قال اللہ تعالی ولا تبذر

Marfat.com

تبذیرا ○ ان المبذرین کانوا اخوان الشیطن" ○ [۳۲]

شادی بیاہ

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی :۔

"جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں. مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں"۔ [۳۳]

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے. ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہوگئے۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :۔

"قلب جب تک صاف ہے. خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصا کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے. اب اس میں حق کے دیکھنے. سمجھنے. غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔۔۔۔ [۳۴]

دیگر بدعات

جن بدعات کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدعتیں پائی جاتی ہیں جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔

Marfat.com

محدث بریلوی نے اپنی نگارشات میں ایسی بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ان کی بیخکنی کے لئے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ایسی چند مزید بدعات کا اشارۃً ذکر کیا جاتا ہے-----

ہمارے معاشرے میں طلبہ کو معاوضہ دے کر قرآن خوانی کرانے کا رواج ہے۔ محدث بریلوی نے قرآن خوانی کے لئے اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے [۳۵] ----- آجکل عامی و عالم سب تصویریں کھنچواتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ذی روح کی تصویریں بنانا اور اعزاز کے ساتھ اپنے پاس رکھنا حرام ہے [۳۶] ----- اکثر لوگ داڑھی منڈاتے اور کترواتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ایسا شخص فاسق معلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے [۳۷] -----ہمارے معاشرے میں دولھا والے۔ دلھن والوں سے جہیز کے سلسلے میں مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ایسا مانگے کا جہیز کھلی رشوت ہے اور حرام ہے۔ اس کا استعمال بھی حرام ہے [۳۸] ----- ہم انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ محدث بریلوی نے ایسے لباس پہننا حرام۔ سخت حرام۔ اشد حرام قرار دیا ہے۔ [۳۹] -----کھڑے ہو کر کھانا عام ہوگیا ہے۔ محدث بریلوی نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے [۴۰] -----اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بے ادبی اور

Marfat.com

بد تہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے [۴۱] ----- بعض مسلمان ہندوؤں کے تفریحی اور مذہبی میلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ محدث بریلوی نے تفریحی میلے میں شرکت کو ناجائز اور مذہبی میلے میں شرکت کو حرام قرار دیا [۴۲] -----اکثر مسلمان تعزیہ داری کو اچھا سمجھتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں۔ محدث بریلوی نے ایسے مسلمانوں کو جاہل و خطاکار اور مجرم قرار دیا [۴۳] ----- بالعموم عورتیں بہت سی وہمی باتوں کا شکار ہوجاتی ہیں مثلاً فلاں گھر۔ درخت یا طاق میں شہید مرد رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے خیالات کو محدث بریلوی نے بیہودہ واھیات قرار دیا [۴۴] ----- مسلمان فاتحہ خوانی کے لئے قبرستان میں حاضری کے وقت قبروں پر چلتے چلے جاتے ہیں۔ محدث بریلوی نے جوتا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے [۴۵] ----- ہمارے ہاں اونچی۔ اونچی قبریں بنانے کا رواج ہے۔ محدث بریلوی نے ایک بالش اونچی قبر کو سنت کے مطابق اور اس سے زیادہ اونچی کو سنت کے خلاف قرار دیا ہے [۴۶] ----- آپ نے قبر کو بوسہ دینا بھی خلاف ادب لکھا ہے [۴۷] ----- آجکل بعض لوگ دکھاوے اور شہرت کے لئے خیرات کرتے ہیں۔ محدث بریلوی نے ایسی خیرات کو حرام قرار دیا ہے [۴۸] ----- اکثر لوگ سامنے یا پیٹھ پیچھے مسلمان بھائیوں کی بدگوئی کرتے ہیں اور چغلی کھاتے ہیں۔ محدث بریلوی نے اس کو حرام قرار دیا اور قائل کو قابل تعزیر اور وہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رسیدہ مسلمان۔

Marfat.com

مسلمان عالم اور مسلمان عادل بادشاہ کے حق کو ہلکا جاننے والے کو منافق قرار دیا ہے [۴۹] ۔۔۔۔۔

الغرض محدث بریلوی نے بے شمار بدعات کا رد فرمایا اگر اس موضوع پر تحقیق کی جائے تو ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ [۵۰] اور محدث بریلوی کے تجدیدی کارناموں کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سلف صالحین کے راستے پر چلائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا سچا ذوق و شوق عطا فرمائے اور آپ کی محبت و عشق میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

احقر محمد مسعود عفی عنہ
۲/۱۷۔ سی
پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی
کراچی۔ ۷۵۴۰۰
(سندھ۔ پاکستان)

Marfat.com

حواشی و حوالے

۱--- احمد رضا خاں: حسام الحرمین۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء۔ ص ۵۱

۲--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ فی فتاوی افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی۔ ص ۱۵۴

۳--- احمد رضا خاں: اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی۔ بار اول ۲۵ رجب۔ (۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء)۔ ص ۱۵

۴--- احمد رضا خاں: اعز الاکتناہ فی رد صدقتہ مانع الزکوہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی۔ بار اول ص ۱۰-۱۱

۵--- احمد رضا خان: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی۔ ص ۷

۶--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ۔ مطبوعہ بریلی۔ ص ۱۲۴

۷--- ایضا۔ ص ۱۴۱

۸--- احمد رضا خاں: احکام شریعت۔ حصہ اول۔ مطبوعہ آگرہ۔ ص-۴

۹--- احمد رضا خاں: الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ۔ مطبوعہ بریلی۔ ص ۵

۱۰--- ایضا۔ ص ۷-۱۰

۱۱--- ایضا۔ ص ۱۰-۲۵

۱۲--- ایضا۔ ص ۲۵-۸۰

نوٹ:- یہ رسالہ جب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (استاد شعبہ عربی۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور) نے مطالعہ فرمایا تو حیران رہ گئے۔ ان کی ملاقات سعودی عرب میں ایک پروفیسر صاحب سے ہوئی۔ گفتگو میں محدث بریلوی کا ذکر نکل آیا تو پروفیسر صاحب نے فرمایا۔ "وہی جو قبروں کو سجدہ کراتا تھا"----- ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ تو اس کے سخت خلاف تھے۔ آپ ان کا رسالہ "الزبدہ الزکیہ" ملاحظہ فرمائیں----- پروفیسر صاحب نے فرمایا۔ ہم نے تو یہی سنا تھا----- مسعود

Marfat.com

۱۳--- احمد رضا خاں : شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷) مطبوعہ بریلی . بار اول

۱۴--- احمد رضا خاں : الجتہ الفائحہ للیب التعین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور . ص ۱۴

۱۵--- ایضا . ص ۱۵

۱۶--- ایضا . ص ۱۶

۱۷--- محمد مصطفے رضا خاں : الملفوظ . حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مطبوعہ مسلم . یونیورسٹی پریس . علی گڑھ . ص ۴۵

۱۸--- احمد رضا خاں : مروج النجا لخروج النساء . مطبوعہ بریلی

۱۹--- احمد رضا خاں : جلی الصوت لنی الدعوت امام الموت . مطبوعہ بریلی

۲۰--- احمد رضا خاں : السنیتہ الانیقہ فی فتاوی افریقہ . مطبوعہ بریلی . ص ٦٦

۲۱--- احمد رضا خاں : جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور . مطبوعہ بریلی

۲۲--- محمد مصطفے رضا خاں : الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) . حصہ دوم . مطبوعہ کراچی . ص ۱۱

۲۳--- احمد رضا خاں : مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور . ص ۳۲

۲۴--- احمد رضا خاں : ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء) . مطبوعہ لاہور . ص ۹

۲۵--- ایضا . ص ۹ - ۱۰

۲۶--- احمد رضا خاں : احکام شریعت . حصہ اول . مطبوعہ آگرہ . ص ۳۸

۲۷--- احمد رضا خاں : السنیتہ الانیقہ . مطبوعہ بریلی . ص ۷۰

۲۸--- احمد رضا خاں : احکام شریعت حصہ اول . ص ۴۲

۲۹--- احمد رضا خاں : مسائل سماع . مطبوعہ لاہور . ص ۲۴

۳۰--- احمد رضا خاں : احکام شریعت . حصہ اول . ص ۳۳

۳۱--- احمد رضا خاں : موہب ارواح القدس لکشف حکم العرس

Marfat.com

(۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور. ص ۵

۳۲--- احمد رضا خاں: ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) مطبوعہ لاہور. ص ۲

۳۳--- ایضا. ص ۴

۳۴--- محمد مصطفے رضا خاں: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء). حصہ سوم. مطبوعہ علی گڑھ. ص ۵۴

نوٹ:۔ اس مقالے کا متذکرہ بالا حصہ ۲۵. صفر المظفر ۱۴۰۰ء مطابق ۱۴ / جنوری ۱۹۸۰ء کو قلم بند کیا گیا تھا جو راقم کی تصنیف "حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی" کے ساتھ ۱۹۸۱ء میں اور الگ رسالے کی صورت میں بھی سیال کوٹ سے شائع ہوگیا تھا۔ اگلا حصہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۹۸ء کو قلم بند کیا گیا ہے----۔ مسعود

۳۵--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. مطبوعہ مبارک پور. ۱۹۶۷ء. ج ۴. ص ۳۱۸

۳۶--- محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ. مطبوعہ میرٹھ. ج ۲. ص ۸۷

۳۷--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. مطبوعہ میرٹھ. ج ۲. ص ۳۲۱

۳۸--- یٰسین اختر مصباحی: امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات. کراچی. ص ۵۵۴

۳۹--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. ۱۹۶۱ء. مبارک پور. ج ۳. ص ۴۲۲

۴۰--- احمد رضا خاں: فتاوی افریقہ. کانپور. ۱۳۳۶. ص ۳۸

۴۱--- ایضا. ص ۹-۱۰

۴۲--- عرفان علی: عرفان شریعت. بریلی. ص ۲۷-۲۸

۴۳--- ایضا. ج ۱. ص ۱۵

۴۴--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. ج ۱. ص ۱۳-۱۴

۴۵--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. ج ۴. ص ۱۰۷

Marfat.com

۴۶--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ . ج ۳ . ص ۷۹

۴۷--- احمد رضا خاں : فتاوی رضویہ . ج ۴ . ص ۸

۴۸--- احمد رضا خاں : احکام شریعت . ج ۱ . ص ۶۶

۴۹--- احمد رضا خاں : فتاوی رضویہ . مبارک پور . ج ۵ . ص ۹۲-۹۱۷

۵۰--- مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں:-

۱- پروفیسر فاروق القادری . فاضل بریلوی اور امور بدعت . مطبوعہ لاہور

۲- علامہ محمد یسین اختر مصباحی . امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات . مطبوعہ کراچی

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com